جو رسولان ہمہ قتاج بنجام

نام و مہر آمدہ منشور محمدی

منشور محمدی

گویان صفت دبیر تبر ورمحمد

فوجیت بلا تردید انجیل بیجیل

نمبر ۱ مطبوعہ ۱۹ جمادی الاول ۱۲۹۰ ہجری روز جمعہ جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ — مثنوی موحد — محمد رسول اللہ

بعد خالق و نعت رسول	کھلتے تقریر موحد کے ہین پھول	دافع ظلمت ہی یہان نام خدا	نور منشور محمد مصطفٰے
جسنے اک شکوفہ جور کا	یعنی پرچہ پادری مسمور کا	سید الکونین ختم المرسلین	آخر آمد بود فخر الاولین
جلی ہے دو مرتبہ ہر ماہ مین	خار کے مانند حق کی راہ مین	سارے نبیون سے دل اپنا صاف ہے	بد زبانی شیوہ اجلاف ہے
نام رکھا شمس ہے اجبار کا	نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا	خود رو مین گو خیر عینے ہے ولے	چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق
بت عیسی کے منادی پر لگا	کرتے ہین توہین فخر انبیا	مذہب احمد ہی توحید احد	شرک کو تیلش گر تا ہے رد
ذہنان و الزام قبیح	سرور عالم دہر تے ہین صریح	قال حق ہے قل ہو اللہ احد	باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد
ضو ضلالت مین جو کا مادری	تازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری	بی پدر فرزند پیدا او کند	طفل را در مہد گویا او کند
نو بنو کیطرح بی نام و نشان	جوہر ذاتی کی کھلاتے ہین رنگ	آدم و حوا کے کب باپ تھے	قدرت خالق سے پیدا ہوے
کے تحریف سخن مین پیل پیل	روغن سپر کو کہتے ہین چلیل	وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا	ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا
ان ابصانع چہ خوش گفتہ کہن	ماش بگری نیلکا ہی جوش زن	اک غذا کو تین مین کرنا حلول	ہی سراسر شرک و نافہمی کی بھول
ہین دل و جان سے محمد پر نثار	ہین دل و جان سے محمد پر نثار	خوف خالق سے ڈر دعای مشرکو	اک غذا کو تین تیرا مت کرو

اور ایک کو سنگسار کیا پھر اوس نے اور نوکرون کو
جو پہلون سے زیادہ تھے بھیجا اور اونہون نے اوسکو
ساتھ بھی ویسا ہی کیا آخر اپنے بیٹے کو اون کے پاس
یہ کہکر بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے پھر جب
باغبانون نے بیٹے کو دیکھا آپس مین کہا یہ وارث
ہی آؤ اسے مار ڈالین اور اوسکی میراث پر قبضہ کرین
سو اوسے پکڑکے اور باغ کے باہر نکالکر قتل کیا پس
جب باغ کا مالک آویگا تو ان باغبانون سے کیا
کریگا وہ اوس سے بولے اون شریرون کو بری
طرح ہلاک کریگا اور باغ کو اور باغبانون کے سپرد
کریگا جو اوس کے پھل اون کے موسمون مین
دینگے یہان تک حضرت مسیح نے بطور تمثیل کے
نوکرون سے حضرات انبیا اور بیٹے سے اپنی
ذات اور پھل لانے سے علۃ غائی اس عالم ایجاد
و تکوین کے حاصل کرنا مراد لیکر اور سب امتون کے
نافرمانیان اور سرکشیان اور عدم حصول علۃ غائی
کا اپنی عہد تک بیان فرماکر بنی اسرائیل سے صاف
صاف ارشاد کرتے ہین کہ وہ پتھر جسے معمارون
نے رد کیا وہی کونیکا سر ہوا یہ خداوند سے ہوا
اور ہماری نظرون مین عجیب ہے - یعنی بنی اسمعیل
جسکو تم حقیر جانتے تھے نبوت تمہاری قوم پر ختم
ہوی اس لئے مین تمہین کہتا ہون کہ خدا کی بادشا
یعنے نبوت تمسے لیلی جاویگی اور ایک قوم کو جو

اوسکو پھل لاوے دی جاویگی یعنے میری بعثت
بنی اسمعیل مین خاتم النبیین مبعوث ہوگا اور اسکو
بدولت علۃ غائی اس عالم کی حاصل ہوگی - وہ
ایسا ہوگا جو اوسپر گریگا چور چور ہو جاویگا اور
جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالیگا یعنے صاحب
سیف جہاد کنندہ نافرمانون کا ہلاک کرنیوالا
ہوگا فقط - چنانچہ اسی وجہ سے یوحنا کے ۱۴ باب
مین حضرت مسیح نے ہماری حضرت علیہ السلام کو
دینا کا سردار بتاکر ایمان لانیکی تاکید کی کہ دنیا انکی
بدولت بسائی گئی اور وجود مین لائی گئی اور جسپر
سے وہ تمام دنیا پر مبعوث کئے گئے اور ملقب ہوے
بسید العالم و سید الکونین کہ اسی نظر سے ابتک
اولاد انکی سید بولی جاتی ہے کہ سید بمعنی سردار
کے ہے بخلاف حضرت مسیح کے کہ وہ بنی اسرائیل
کی کھوئی ہوئی بھیڑون کے سوا کسیکی پاس بھی نہین
بھیجے گئے اور اسیوجہ سے اونکی شریعت کو ناسخ
سب شریعتون کا گردانا اور اسیوجہ سے اونکی شریعت
تمام بنی آدم کے حق مین واجب العمل قرار دیگئی
اور اسیوجہ سے یہ شریعت قیامت تک بحال رہیگی
الحاصل مضمون اس حدیث قدسی کا عند المحقق
نہایت درست و بجا ہے اوسکو مبالغہ شاعرانہ سمجھنا
صرف نادانی کی وجہ سے ہے اگرچہ اس قسم کے
دلایل عقلی و نقلی بہت ہین لیکن بخوف طوالت

کی ہی دلیل پر کفایت کرکے باقی خرافات کا جواب
آغاز کرتا ہون **قولہ** روضۃ الشہداکا مصنف
لکھتا ہے آخر تک **جواب** یہہ سب افترا ہے
کیون ہنوا پنی سلف کو اچھے پیرو نکلے ہان البتہ
امام عالی مقام کے شہادت کے بعد تمام آسمان
تین دن تک سرخ رہا تھا جس سے خدا کا غصہ
ظالمون کے حال پر بوجھا گیا اس واسطے کہ سرخی
چہرہ کی غصہ کی نشانی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ جسم سے
پاک ہے لہذا اوس نے اپنے غصہ کے علامت کو
آسمان پر ظاہر کر دیا اور پھر ظالمون کو طرح طرح کے
عذاب مین مبتلا کرکے ہلاک کیا اور یہہ اظہار دو وجہ
سے تھا اول یہ کہ امام انام نہایت مظلومی کے
ساتھہ شہید ہوئے دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ
حبیب خدا کے نواسہ اور جگر گوشہ تھے پس اونکی
شہادت مین آسمان کے سرخ ہونیکو بعینہ آنحضرت
علیہ السلام کو وجہ سے تصور کرنا چاہئے ورنہ
حضرت مسیح جنکو عیسائی الوہیت مین شامل کرتے
ہین جب مظلومی کے ساتھہ بقول انجیل کوڑی
کھاکر مصلوب ہوئے ضرور تھا کہ خدا کا قہر اس شان
سے ظہور پکڑتا لیکن چونکہ نہ وہ خود خدا کے حبیب
تھے نہ حبیب خدا کے جگر گوشہ لہذا قہر کا اظہار
بھی نہ ہوا صرف مظلومی اونکی کارگر ہوئے اور
بخلاف ہماری حضرت علیہ السلام کے کہ وہ اگرچہ

مشہور ہیں

خدا کے حبیب تھے لیکن وہ ان مبارک لوگون کے
عین جہاد مین شہید ہوئے وہان مظلومی کی صورت
نہ تھی علاوہ اوس کے ہمارے حضرت علیہ السلام کو
انتقام اسکا سوائے اعلائے کلمہ یا لحق کے دوسرا
منظور نہ تھا چنانچہ کیمیای سعادت وغیرہ کتب معتبرہ
اہل اسلام سے ثابت ہے کہ وقت شکستگی دندان
مبارک کے آپ بار بار فرماتے تھے اللھم اھد
قومی فانھم لا یعلمون یعنے ای خدا ہدایت
کر تو میری قوم کو اس واسطے کہ تحقیق وہ لاعلم ہین
میرے مرتبہ سے پس سوائے دعائے خیر کے آپنے کبھی
اونکے حق مین بددعا نہین کئے اب یہان ایک یہ
بات بھی غور کرنیکی ہے کہ تسلیم و رضا کا امتحان
مین امام والا مقام باوجود نبی نہونے کے
حضرت مسیح پر ترجیح رکھتے تھے کہ اسوقت سوائے
شکر کے کوئی کلمہ بے صبری کا زبان پر نہ لائے اور
اس مضمون کو ادا کرتے رہے الہی تو نے جو کچھہ تیری
درگاہ سے پایا مولیٰ سب تیری راہ مین خوش
ہوکے لٹایا مولیٰ بخلاف حضرت مسیح کے بقول
انجیل کہ وہ ایلی ایلی لما سبقتانی فرماتے رہے
یعنے ای خدا ای خدا تو نے مجھکو کیون چھوڑ دیا۔
قولہ بعضے مرثیون مین علی کو خدا بنایا ہے۔
جواب وہ مرثیہ کسی مسلمان کا نہوگا صحیح
یہہ ہے کہ وہ قائلین تثلیث سے کم نہین **قولہ**

بزور شمشیر اپنا راج پھیلایا **جواب** یہہ بھی غلط
ابتدا مین بڑے بڑے پادری اور عالم کتب سماوی
کے صرف علامات نبی آخرالزمان کے کتب سماوی
کے مطابق آنحضرت علیہ السلام کے ذات اقدس
مین دیکھکر اور بہت لوگ معجزے مشاہدہ کرکے
مصدق نبوت ہوئے تھے اور ایمان لائے تھے
اسوقت آنحضرت علیہ السلام تنہا تھے کوئی یار
مددگار سوائے پروردگار کے نہ تھا شمشیر زنی کیسے
تاآن جب خدا نے جہاد کا حکم بھیجا تو جہاد بھی کیا
جیساکہ توریت و انجیل مین کبھی خبر آنحضرت
علیہ السلام کے اس صفت کے ساتھ مرقوم ہے
قولہ وے بھی ہمیشہ برخلاف اور برسر جنگ
رہتے تھے دلی معتقد ہرگز نہ تھے **جواب**
لاقم اس مقولہ کا عجب چیز ہے کہ جھوٹ بولنے
سے شرماتا نہین شاید ہمارے حضرت کے
اصحاب کرام کو حضرت مسیح کے شاگردون کے
طرح سمجھا ہے کہ جب وہ یہودیون کے ڈر سے
چھپ رہے تو بقول انجیل اونہین نے پکڑ دلویا
اور وقت مصیبت کی باوجود ترغیب نجات کی
حضرت مسیح کا ساتھ نہ دیا ٹال گئے اور اسطرح
بہت باتین اونکی بدعقیدتی کی انجیل سے مستنبط
ہوتی ہین تھے کہ حضرت مسیح نے بھی اون کو
کبھی شیطان کبھی مردود کبھی بے ایمان کہا ہوگا
شک ہو اپنی انجیل دیکھہ لو بخلاف گروہ اصحاب
والا جناب کے کہ آگے بھی اور بعد بھی آنحضرت پر جان
و مال سے نثار رہے اور اس پیروی کو بہ دولت ابدی
خدا کے مقبول اور برگزیدہ ہوے کہ اونہون نے
بلکہ اونکے غلامون نے بھی حضرت مسیح وغیرہ انبیاے
بنی اسرائیل کے ایسے معجزے دیکھاے جیساکہ آنحضرت
نے پہلے سے اون کے حق مین پیشین گوئی فرمائی تھی
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اگر یقین ہو
کتب اہل اسلام کو دیکھہ لو **قولہ** پس خدا نے کس
مراد کے لئے محمد صاحب کے خاطر دنیا کو پیدا کیا تھا
جواب جس مراد کی لئے حضرت مسیح کو بنی
اسرائیل کے کھوئی ہوی بھیڑون کے پاس بھیجا تھا
مگر اون سے وہ مراد ایک قوم کے حق مین بھی
خدا کی مرضی کے موافق پوری نہوسکے جیساکہ
تحقیق اسکی اوپر گذری **قولہ** لوٹ گھسوٹ سے
کچھہ ملا تو چین سے گذری **جواب** شاید قائل
کا ابھی نیا سر مونڈا ہے ورنہ اگر توریت پڑھی
ہوتی اور مال غنیمت کے مسایل سمجھہ لیا ہوتا تو
زبان دراز یان نکرتا ایسی گستاخی بددینی
کی نشانی ہے بعد مرنے کے حقیقت کھل جائیگی
فقط - باقی آیندہ -

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عم کے چھپا

دعوت تثلیث مین کیا بے کیا
حاصل دنیا کو وہ سمجھے ہین ترے
سبغ و نان و سیم و زر ہی چیز ہے
عیش دنیا ہی مگر خواب و خیال
چاہتے ہو گر نجات اخروی
چھوڑ دو ہمہ دہر کی مسیحی بھائیو

من فقط دو اک چنو و مثلا
دین حق سے تم کو بہرہ ہی نہین
سر بسر مٹی ہو رہی ہی تیز پر
ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال
دین احمدی کر دو تم پیروی
بحث ناحق ترک کر کلمہ پڑھو

التماس

خریداران اخبار منشور محمدی کی خدمت مین التماس ہے کہ حسب درخواست میرے کل انجمن کے دوسرے جلسے مین یہ بات قرار پائی کہ سب خریداران اور معاونان منشور محمدی جب عطیہ یا قیمت اخبار روانہ کیا چاہین تو بصیغۂ رجسٹری نین احمد عبد اللطیف صاحب محاسب منشور محمدی کے نام روانہ کرین۔ پس راقم کی التماس ہے کہ جن خطوط مین مضمون یا درخواست خریداری مندرج ہوا کرے وہ میرے ہی نام پر آئین۔ لیکن قیمت اخبار کا خط حسبین بل یا ٹکٹ نصف آنہ نوٹ وغیرہ ہون بصیغۂ رجسٹری صاحبموصوف کے نام آئین۔ خریداران منشور محمدی سے التماس ہے کہ وہ براہ نوازش راقم کی اس التماس کو منظور فرما کر اسپر عمل پیرا ہوئین۔ فقط۔ مورخہ ۱۴ جلائی ۱۹۱۳ء

راقم خاکپای امت شفیع الامم محمد قاسم غفر
سکرٹری انجمن اسلامی و مہتمم قاسم الاخبار بنگلور

اشتہار

چونکہ انجمن اسلامی بنگلور کے دوسرے جلسے مین حسب درخواست سکرٹری منشی محمد قاسم صاحب نمبر یہ امر قرار پایا ہے کہ خریداران منشور محمدی کے خطوط ارسال قیمت حسبین۔ بل۔ نوٹ یا ٹکٹ نصف آنہ رہین وہ سب میرے نام پر آیا کرین اور حساب ممبری و خرچ منشور محمدی کی نگرانی بھی میری ذمہ دیگئی ہی لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ اسپر درخواست عطائی قیمت کے خطوط اور رسیدون پر میرا ہی دستخط کیا جائیگا۔ پس سب خریداران منشور محمدی کو ضرور ہے کہ وہ خطوط رجسٹری حسبین منی آرڈر یا ٹکٹ ہون۔ میرے نام مرروانہ کیا کرین۔ عمومی اور دوسری باتون کے خطوط منشی محمد قاسم صاحب کے نام پر آئین۔ دستخط۔

نین احمد عبد اللطیف
محاسب دفتر انجمن اسلامی بنگلور منشور محمدی۔

التماس

خریداران اور معاونین منشور محمدی کی خدمت مین انجمن اسلامی بنگلور بصد منت التماس کرتی ہے کہ جو صاحبان براہ غمخواری دین اب تک قیمت اخبار دیچکے ہین انشاء اللہ ان کے نامون کی فہرست منشور محمدی مین درج ہوگی۔ لیکن جن حضرات نے تاحال پیشگی ابتداء ستمبر سنہ سے نہایت اگست

شہ عنایت فرمائے ہین انکی خدمت مین خطوط
بھیجنے مین بلدہ دفتر انجمن اسلامی سے یہ سیتلا
بن احمد عبد اللطیف صاحب روانہ کئے جائینگے۔
پس چاہیے کہ برسبیل بانی خطوط بھیجنے کے
مشترقیمتا خبار مع مصولڈاک عنایت فرماکر
انجمن کو ممنون منت فرمائین۔

مورخہ ۱۵ ماہ جلائی ۱۸۷۳ء

حسب الحکم انجمن اسلامی محمد قاسم غم سکرٹری۔

مضمون مضمنہ جناب امام اہل فن
مناظرہ اہلکا بسید محمد ابو المنصور
صاحب ادام اللہ افضالہم

قولہ ایھا المومنون لعلکم تفلحون۔
اگرچہ ہر شخص کو چاہیے کہ موت کو ہر وقت اپنے سر
پر سمجھے کیونکہ نہ ہمارا جینا اختیاری ہے اور نہ
ہمارا مرنا اختیاری ہے کوئی نہین جانتا کہ کس
وقت اس جہان اور سارے مال و متاع اور خاندان
کو چھوڑنا پڑیگا اور پھر بھی سبکو یقین ہے کہ
ہرگز یہان رہنے پائینگے لاچار ہوکر ایکدن
یہہ سب کچھہ یہین چھوڑنا ضرور ہے اور خواہی
نخواہی شاد و ناشاد خدا کی عدالت مین حاضر
ہونا ناگزیر ہے جو بڑے عالیشان محلون مین شان
و شوکت اور خدم و حشم کے ساتھہ رہتے ہین
کسی گڑہے ویرانہ مین ڈالے جائینگے محلون کے

عوض ویرانہ اور شان و شوکت کے عوض عذاب
اور خدم و حشم کے عوض گیدڑون کا مہمان ہونا
یقینی ہے۔ تو وہ بات ہے کہ رنج و شادی
جہان پر نظر کرکے بھی انکھون کے سامنے
رہتی ہے کوئی نہین کہہ سکتا کہ مین آج یا کل
دوشنبہ یا شنبہ نہم یا ہفتم صفر یا محرم سنہ حال
یا استقبال مین ہرگز نہ مرونگا خدا کی پناہ میری
اس غفلت لا انتہا سے کہ ہزارون برس کی زندگی
کا ارادہ دل سے نہین جاتا اور یہہ دراز و دراز کا
میری سمجھہ مین عین ہوشیاری اور دانشمندی ہو
رہا ہے زمانہ کی گردشون کو دیکھتا ہون حوادث
ایام کا نظارہ کر رہا ہون انقلاب روزگار میری
نظر سے گذرتے ہین خدا کی عجائب قدرتون کا
تماشا دیکھہ رہا ہون تو بھی اپنی تدبیر پر نازان
ہون عاقبت کی فکر امر فضول بلکہ ناجائز سمجھہ رہا
ہون یہ خبط میرے ذہن مین سمایا ہوا ہے اور
پھر بھی آپکو بڑا عاقل جانتا ہون نعوذ باللہ
من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا۔ یہ سب
بیان تو شما از بسیاری ہے اگلون کے حال پر
نظر کرنا چاہیے قوم عاد کو روے زمین پر سے ہوئے
چاہیے آباد شہرہای لوط کی ذرا سیر کرنا چاہیے
کہ جہان اب بحر الموت بہہ رہا ہے بابل اور نینوے
کو جو اپنی دولت اور حشمت مین آسمان تک سر

ہوے تھے ذرا یاد کرنا چاہیے کہ ان دونون
دارالسلطنتون مین سے ایک دو عظیم الشان
کہنڈر پڑا ہے جسمین شیر اور چیتے بود و باش کر
رہے ہین اور دوسرا گنج قارون بصورت پردہ
زمین کے اندر منہہ چھپائے ہوے ہے ان سب سے
قطع نظر کرکے بیت المقدس کے حال پر غور کرنا چاہیے
کہ اوسکی بربادی سے پیشتر جبکہ بالکل امن و سلامتی
تھی ایک ستارہ تلوار کی صورت شہر کے اوپر ٹھہرا اور
ایک دم دار ستارہ تمام سال دیکھائی دیتا رہا اور
عید فصح کے دن قربان گاہ کے آس پاس ایک
بڑی روشنی رات کیوقت آدہے گھنٹے تک چمکتی
رہی اسقدر کہ گویا دن ہوگیا ہیکل یعنے مسجد اقصی
کا پورب طرف والا پہاٹک جو پیتل کا بنا تھا اور
بمشکل بیس آدمیون سے بند ہوتا تھا آپ سے
آپ ایک رات کھل گیا اور عید فصح کے تھوڑے
دنون بعد سورج کے ڈوبنے سے پیشتر بہتیرے
سپاہی بادلون مین دوڑتے پھرتے دیکھائی
دئی اور بیت المقدس کے غارت ہونیسے چار برس
پیشتر انتاس کا بیٹا ایک بعلم دہقان عید خیمہ مین
جب آیا (عید خیمہ بھی یہودیون مین ایک عید تہی)
اور تب تک شہر مین امن اور خوشحالی تہی یہہ
پکارنے لگا کہ پورب سے آواز اور پچھم سے آواز
اور چارون طرف سے بیت المقدس اور اس
پاک ہیکل کے برخلاف ایک آواز ایک آواز
ایک آواز دولہا اور دولہن اور تمام قوم کے برخلاف
انتہی - مورخون نے لکہا ہے کہ انہین دنون
مین تین بڑے بڑے شہر زلزلہ مین بالکل غارت
ہوگئے اور ایک زلزلہ دارالسلطنت روم مین آیا
چونکہ بیت المقدس تو خدا پرستون کا دارالسلطنت
تہا لیکن خدا کے حضور کسیکی مدد و رعایت نہین
ہے بت پرستون یا خدا پرستون کی برائیان خدا کے
حضور کثرت سے جمع ہوجاتی ہین تب حق تعالی
فرماتا ہے کہ وَلَنْ صَبَرْنَا حَتّٰى اَجِيْرَا یہہ بلا
کرتے ہین ہم موقع ہے ہلاک کرنیکا ہندوستان
مین امسال اسقدر زلزلے اور عجائبات ظاہر ہوے
ہین بہ تفصیل ذیل ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اگرچہ ابھی
یہہ سال شروع ہے اور ہمکا بیان مین اسوقت
نہین لکہہ سکا مگر اس سے بہی دانشمند معلوم
کر جائینگے کہ اب تک کسقدر آثار عجیب ظاہر ہوچکے
ہین اور ابھی آٹہہ مہینے اس سال مین باقی ہین

۱- دہلی مین ۲ مارچ ۱۸۷۳ء کو بوقت شب

سا بجے آٹھ بجے کے قریب سخت زلزلہ مغرب کی
طرف سے آیا (رمیو گزٹ جلد ۲ نمبر ۷ صفحہ ۸)
۲ - یکم جنوری ۱۸۷۳ء کو بوقت صبح ۴ بجے لاہور
مین سخت زلزلہ آیا ہم منٹ تک زور و شور
رہا سب گھبرا گئے طرح طرح چرچے کرنے لگے شروع
سال ہی پر ایسی مصیبت کا نازل ہونا شگون بد خیال
کیا۔ (رمیو گزٹ مطبوعہ ۵ جنوری ۱۸۷۳ء جلد ۲
صفحہ ۷) ۳ - حیدرآباد دکھن مین تاریخ ۲۱
ذی حجہ ۱۲۸۹ ہجری مطابق ۳ فروری ۱۸۷۳ء
شب چارشنبہ کو وقت گیارہ بجے رات کے دیکھا
گیا کہ ایک ستارہ بزرگ سرخ اور نہایت کلان بسمت
جنوب روشن ہوا مگر آخر مین ستارہ کے نہایت
سبز ہی تھی اوس مشدد روشن رہا بعد اوس کے بسمت
شمال نہایت زور سے گرا قریب دو میل کے
اوسکے ساتھ اوسکی دم نہایت روشن رہی کچھ
سرخ اور کچھ سبز مثل انار کے دم روشن تھی
اور جانب شمال اوس رات کو ابر غلیظ تھا اوس پر
ین ستارہ گرتا ہوا گیا اور اسیطرح وہان بھی
روشن رہا اور اسکے گرنیسے زمین پر نہایت
روشنی ہوی گویا کسی نے چند مشعل روشن کی
ہین (طلسم کرتان بنگلور مطبوعہ ۶ مارچ ۱۸۷۳ء
نمبر ۳ دفتر ۱ صفحہ ۳۰) ۴ دہلی گزٹ مطبوعہ
۱۲ جنوری ۱۸۷۳ء سے روشن ہوتا ہے کہ

منشور محبت

تاریخ کو ساڑھے ۵ بجے شام کے پونا مین ایک
دمدار نما موافق قد دمدار ستارہ کے شمال پوب
کی جانب سے جنوب پچھم کیطرف جاتا اس ہیت سے
دیکھائی دیا کہ اوس کے گرد کچھ ستارے رنگ
نیلگون - سبز - سرخ - سفید گردش کرتے
ہوے معلوم ہوتے تھے جسکے باعث اوس ستارہ
کی دم مین چمک دو رنگ درجہ پائی جاتی تھی اگرچہ
رفتار اوسکی تیز تھی مگر تاہم وہ بہت دیر تک
نمایان رہا (خیر خواہ عالم نمبر ۳ جلد ۲ مطبوعہ ۲۵
جنوری ۱۸۷۳ء صفحہ ۲۰) ۵ - تاریخ ۸ فروری
کو اگنگ کلکٹر مگوداوری نے ارباب گورنمنٹ
مدراس کیخدمت مین ایک رپورٹ پیش کی کہ ۲۴
جنوری ۱۸۷۳ء کو صبح کے ۹ بجے پر ۲۰ منٹ گذر
مقام ٹونی مین ایک زلزلہ ایسا آیا جسکا اثر مشرق
کی سمت سے مغرب تک ہوا اور یہہ کامل دو منٹ
تک رہا تمام چاہات مین پانی کو سخت جنبش ہوی
اور چند گھروں کی چھتین پھٹ پڑین اور بعد
انقضای دس منٹ کے ایک اور زلزلہ آیا۔
طلسم کرتان مطبوعہ ۲۶ مارچ ۱۸۷۳ء صفحہ ۲۲)
۶ - صاحب ٹیمس آف انڈیہ کے پاس لندن سے مرقومہ
۶ نومبر کی تحریر آئی کہ الحال متعلقہ لندن کے بن ہری
نام کی جگہہ مین ۵ نومبر کو دن کے ایک بجے کچھ آواز
ایک انبار یا کھلیان کیصورت اور بڑے تمکی کہ اور

پیر بلند ہوی آسمان کی طرف ہوا مین پھرتی اور چکر کھاتی
ہوئی نظر آتی تھی بعد ہوا شعلہ اور آتشی
دہان نکلتا تھا کبھی وقت وہ آسمان کیطرف نامہ
بلند ہوجاتی تھی کبھی نیچے اور کبھی زمین کے نزدیک
آتی تھی آواز بھی گرنے گرانے کی نہایت ہیبتناک تھی
جسطرح ریل کی گاڑی بہت تند ہو اور تیزی کے
ساتھہ دوڑتی ہوآتی تھی نیچے اوترتے وقت سترا
درختون کو توڑ گرا دیا اور سو سے ۳۶ درختون کو
جڑ سے زیادہ نقصان پہونچا پتھر کی ایک دیوار بہت
مضبوط ایکسو سولہ گز کی لمبی تو گر مسمار کر دی ڈیڑھ
میل اسی قسم کا نقصان ہوا ہوا کا ایک بڑا گرد باد بھی
بڑے چکر کھاتا اور اسکے ساتھہ تھا پانی کا ایک بڑا تالاب
خشک کر ڈالا اور پتھر اون بڑے بڑے چٹان ہم طرح
تک دور گھسیٹتا لیگیا (خیر خواہ عالم مطبوعہ ۱۵ فروری
سنہ ۷۳ء جلد ۲ نمبر ۵ صفحہ ۳۷) -

۷ - قصبہ شیخوپورہ ضلع مراد آباد مین ۷ اپریل
سنہ ۷۳ء ۳ بجے شب کو اسقدر زور و شور سے
زلزلہ آیا کہ اکثر آدمی سوتے ہوئے گھبرا کر اٹھہ
بیٹھے (نور الانوار نمبر ۱۶ جلد ۳ مطبوعہ ۱۹ اپریل سنہ
صفحہ ۱۲۳) ۸ - کچی واقع قلات مین ۲۲ دسمبر کو
سخت زلزلہ آیا جسکے جھٹکے دیہات مین محسوس ہوئے
بری کا ضلع منہدم ہوگیا لوگون کے گھر بھی اوسکے
نیچے آگئے کئی سو آدمی دبکر مرگئے (مبارز

بھی قلعہ وہان کا گر پڑا اور سلاوی بنگلہ کے
اور مضروب بھی ہوئے چھوٹے بھی بکثرت دبکے
اسیطرح پندرہ دیہات مذکور مین
وہان کا نقصان ہوا (پنجابی اخبار لاہور نمبر ۵ جلد ۱۰
مطبوعہ ۱۵ فروری سنہ ۷۳ء صفحہ ۱۳) -

۹ - تاریخ ۳ فروری سنہ ۷۳ء کو ایبٹ آباد مین
شام کے چار بجے کے قریب زلزلہ آیا رکوہ نور
لاہور نمبر ۷ جلد ۲۴ مطبوعہ ۱۵ فروری سنہ ۷۳ء
۱۰ - تاریخ ۳۱ جنوری سنہ ۷۳ء کو رنگون مین
زلزلہ آیا رکوہ نور لاہور نمبر ۸ مطبوعہ ۲۲ فروری
سنہ ۷۳ء) ۱۱ - ۷ دسمبر سنہ ۷۳ء کو جہنگ مین
شام کیوقت ایک شہاب ثاقب ایسا نظر آیا
کہ گویا زمین سے ملا ہوا ہے عجیب شکل کا معلوم ہوا اوسکا رنگ
اول سفید سبزی مائل تھا اور بقدر سوا گز کے
دم تھی پھر سادہ سرخ آتش رنگ نمودار ہوکر
انار آتشبازی کیطرح ٹوٹ گیا اور صدہا چنگاریان
پھیل گئین اور کچھ دیر تک ٹھہر کر ایک آواز ہولناک
توپ کی سی اوسی سمت سے آئی رکوہ نور لاہور
نمبر ۱۲ جلد ۲۴ مطبوعہ ۲۲ مارچ سنہ ۷۳ء) -

۱۲ - مراد آباد مین شب بستم اپریل سنہ ۷۳ء
روز یکشنبہ کو دو بجے دیکھا کہ چاندنی کچھ میلی میلی
گھر خون سے مشابہ در و دیوار پر پھیلی ہوی ہے
اور نور اوسمین مطلق نہین پھر چاند کیطرف نظر

کی تو وہ مہینہ بہ رنگ خونی نظر آیا پھر آسمان کو دیکھا
تو وہ بھی مشرق کیطرف سے بالکل سرخی مایل اور
نہایت خوفناک صورت معلوم ہوتا تھا مگر غور سے
دیکھا تو نہ ابر تھا نہ کچھ بلکہ خدا جانے یہ کیا اسرار تھا
فاجعہ صبح تک یہی حال رہا یہان تک کہ سورج نکلا
لطیفہ یہ کہ وہ بھی ویسا ہی بے نور مطلق حد سے زیادہ
ذرا ادنی صورت آسمانی بھی مطلع اوسیطرح سے
عجب رنگ کا تھا اور دھوپ مین بھی بالکل تیزی
اور گرمی اور روشنی نتھی آٹھہ بجے تک یہی حال
رہا اور بھی اکثر لوگون نے اسے ملاحظہ کیا چنانچہ
ہانہ مین ایک کارسپانڈنٹ کا خط بھی موید
اسی مضمون کا درج اخبار ہے (لوح محفوظ صفحہ ۸
نمبر ۱۰ جلد ۴ مجموعہ ۵ اپریل ۱۸۷۳ء) اسیطرح
دہلی مین بھی لوگون نے چاند کو متغیر اوسی شب دیکھا
تھا اور قریب اوسط ماہ مے ۱۸۷۳ء ساڑھے گیارہ
بجے دنکو سورج کے گرد ہالہ سفید و سیاہ دیکھا گیا اور ابر
و غبار مطلق نتھا اور ایکشب مغرب کیطرف ایک چمکدار
ستارا سفید رنگ اسقدر بڑا ہوگیا کہ نصف چاند
کی برابر نظر آتا تھا فقط پس ہم سبکو صدق دل سے
خدا کے حضور توبہ کرنی چاہیئے ابھی وقت ہے کون
جانتا ہی کہ کل کیا ہوگا - آج تو مین نے دیکھا کہ آفتاب
مشرق سے نکلا مگر کل نہین جانتا کہ کدھر سے نکلیگا
پس نیک بخت وہ انسان ہے جو آج ہی اپنی بد
اعمالی سے توبہ کرے جو مغرور ہین فروتن ہو جائین
جو ان بوڑھون کے فرمان بردار ہون اور وہ متعلقہ
مسکینون کے ادب کیساتھ خدمت گذار شریر
اپنی شرارت سے پشیمان ہون اور ظالم اپنے ظلم سے
بدکار اپنی کارنیکو کار بنجائین سب بندگان خدا ایک
دوسرے کو ایسا پیار کرین جیسا آپکو سب ملکر ایک
اور اوباش دیرینہ کار ہون کم نہین اور
بہت روئین - مین بھی سب بندگان خدا کے
روبرو اپنی سب بداعمالیون اور برائیون اور نا
لایقیون سے توبہ کرتا ہون توبوا الی اللہ جمیعا
ایہا المومنون لعلکم تفلحون -

بقیۂ مضمون مولوی چراغ علیصاحب مدظلہ العالی

(طامس کارلیل - لکچر ۲ صر ۶۳) اور ایسا ہی جان
ڈیونپورٹ صاحب نے کیا خوب تقریر کی ہے - کہ محمدؐ
کے زمانہ مین کثرت ازواج ممالک کے اطراف
مین جاری تہی اور کوئی اسکو قبیح نہین جانتا تھا مگر
اسباب کا لحاظ رکہنا چاہیئے کہ پچیس برس کی
عمر سے پچاس برس تک محمدؐ ایک ہی عورت پر
قانع رہے اور جب تک اسنے (یعنے خدیجہ رضؓ نے)
۶۳ برس کی عمر مین بیغیر کسے اولاد نرینہ کے وفات
پائی تب تک جناب پیغمبر نے دوسرا نکاح نہین کیا تہا
ناممکن ہے کہ کوئی نفسانی آدمی ایسے ملک کا جہان

ت ازدواج کے رسم عام ہوئی پھر بس تمام عمر میں
ایک ہی عورت پر وہ بس جو ۱۵ برس عمر میں اس سے
زیادہ ہو قناعت کر سکتا ہے۔ اور کیا یہ امر قرین قیاس
ہے کہ محمدؐ نے اپنی عمر کے ۱۳ سال آخری میں خصوصاً
اولاد نرینہ کے غرض سے کثرت ازواج کی ہو انتہی
(کتاب اپالوجی ب ص ۲۶۲ - اب آخر میں ہم اپنے
مخالف و معترض سے گزارش کرتے ہیں کہ ہماری
یہ جواب جو عین حق اور صواب ہے میں اپکی نادانی اور
عدم واقفیت کے اعتراض دفع کرنے کے لئے کافی
ہیں اور امید ہے کہ آپ اسمیں غور کرینگے کہ ۵۳ یا ۵۲
برس کے سن رسیدہ آدمی سے جو امور خیر اور محاسن
افعال میں پیشوای خلق اور سرگروہ انام اور زہد و
امانت عفت و پارسائی میں مشہور اور خشیۃ روز
خوف الٰہی اور مواعظ حسنہ میں بسر کرتا ہوا اور اسقدر
عمر اسکی وحدت زوج کے حالت میں گذر گئے ہو
(باوجودیکہ ملک کے رسم اور مزاج قوم اور
وہاں کے آب ہوا کثرت ازواج کے موئد ہوں)
اور اس تکمیل محاسن اور تحصیل تقرب الٰہی کے
بعد رسم کثرت ازواج کو عمل میں لاوے اور
آفت رسیدہ و زحمت کشیدہ اصحاب کے بیکس
عورتوں کے مراعات شفقت و مرحمت کی نظر سے
بیوہ اور بڑھیا عورتوں سے نکاح کرے تو ایسا
شخص نفسانی خواہشوں کا مورد ملام ہو سکتا ہے

اور ہم تو یہی مکرر نگاہ کرکے بین کہ آیا کوئی بیدار
شخص ہوا و ہوس نفسانی کا طرفدار ہوگا تو وہ
ایسے احکام مخالفت اور نفس کے مخالفت اور خواہش
نفسانی کو برعکس اپنی نفسان کی احکام صادر کریگا
حالانکہ جناب پیغمبر کے ذاتی احکام جانکی معتقد ہیں
ہو سکتی ہیں۔ صریح انکی خواہش کے خلاف اور ہوا
انسانی ہوائی نفس اور میلان قلب کے برعکس کے
ہیں۔ پس کوئی صاحب عقل ایسے احکام میں جھوٹ
بنا لینی اور خدا پر تہمت لگانیکا احتمال کر سکتا ہے
ہرگز نہیں اور بھی ایک آیت لا یحل لک النساء
من بعد ولا ان تبدل بہن من ازواج ولو اعجبک
حسنہن۔ اس دلیل سے کہ وہ خلاف ہوای نفس
اور برعکس تقاضاء بشریت ہے ثابت ہوتا ہے
کہ جناب پیغمبر تمام تبلیغ وحی میں سچے تھے ورنہ وہ
اپنے قہر نفس اور خلاف مشتہیات قلب کے احکام
صادر کرتے میں اپنے اپکو مجبور اور اجرای خواہشہای
نفسانی میں دلتنگ نہ کرتے۔ قد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ۔ فقط۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پرچہ شمس الاخبار مطبوعہ ۲۶ جلائی کے صفحہ ۸ و ۹
۱۰ ملاحظہ ہوی سبحان اللہ باوجود کوڑے کھانے
پیالہ تلخ پینے اور مصلوب ہونیکے بقول پیل حضرت مسیحؑ
کو شریک الوہیت گردانے میں فقدان غیرت پر

ہماری حضرت علیہ السلام کے شان مین یہ لولاک لما
خلقت الافلاک کو ہونے کی حیرت حالانکہ اسکی ثبات
بین انجیل پر تائید اور اسکی بطلان پر عہد عتیق
وعید ہان اگر حضرت مسیح کی گواہی سے چشم پوشی
ہے تو یہ بات دوسری ہی - چشم بد اندیش کہ برکندہ
باد - در نظرش عیب نماید ہنر - واضح ہو کہ صانع
مطلق نے دنیا کو انتفاع بنی آدم کے واسطے کہ
اشرف المخلوقات ہے پیدا کیا اور بنی آدم کو اس لئے
پیدا کیا کہ یہ میری توحید کا اقرار اور اپنی عبدیت کا
اظہار کرکے مصروف عبادت رہین اور جو شریعت
مقرر کردن اوسکی تعمیل سے عدول نکرین پس تمام
عالم کے پیدا کرنیکی علۃ غائی یہ قرار پائی اقرار وحدانیت
اظہار عبدیت تعمیل شریعت سرگرمی عبادت انبیا کو
اسواسطے بھیجا کہ وہ اپنی سعی و کوشش سے اس
علۃ غائی کو انجام دین اور سرگشتگان بادیہ ضلالت
کو ہادیت پر لائین چنانچہ اس علۃ غائی نے ٹھیک
ٹھیک خدا کی مرضی کے موافق سرانجام نہ پایا مگر ہمارے
حضرت علیہ السلام کی سعی اور کوشش سے
چونکہ خدا تعالیٰ حکیم مطلق علام الغیوب ہر چیز کا انجام
وانجام جاننے والا ہی یہ بات پہلے ہی سے اوسکو
پیش نظر تھی کہ جس غرض سے پیدا کرنا عالم کا منظور
ہی وہ غرض حاصل نہوگا مگر نبی آخر الزمان کے
سی تمام اور حسن انتظام سے پس جب علم الٰہی

مین ہمارے حضرت علیہ السلام تخلیق عالم کی علۃ غائی
ومقصود اصلی حاصل ہونیکی سبب ٹھہرے تو بیشک
خلاق عالم کا ہمارے حضرت علیہ السلام سے کہا ای
محمدؐ اگر تم نہوتے تو نہ پیدا کرتا مین زمین و آسمان کو
عند العقلا نہایت درست و بجا ہے کیونکہ علم الٰہی
مین تخلیق عالم موقوف تھی اپنی علۃ غائی پر اور علۃ
غائی کا حصول موقوف تھا ہمارے حضرت علیہ السلام
کی ذات قدسی صفات پر پس ضرورۃ تخلیق عالم
موقوف ہوی ہمارے حضرت علیہ السلام کی ذات
قدسی صفات پر چنانچہ حضرت مسیح کے بیان سے
بھی ثابت ہی کہ علۃ غائی اس عالم ایجاد و تکوین
کی کسی نبی کے عہد مین حاصل نہوئی ہان بعد میرے
اوس نبی سے جو غیر قوم بنی اسرائیل مین مبعوث
ہوگا حاصل ہوگی - دیکھو متی کا ۲۱ باب ۳۳
ورس سے ۴۴ تک کہ حضرت مسیح اسی مضمون کو
تمثیل مین ثابت کرتے ہین ایک اور تمثیل سنو
ایک گھر کا مالک تھا جسنے انگور کا باغ لگایا اور
اسکے چاردن طرف احاطہ باندہا اور اوسمین کولو
کھودا اور برج بنایا اور اوسے باغبانون کے
سپرد کیا اور پردیس گیا اور جب میوہ کا موسم
قریب آیا اوس نے اپنے نوکرون کو باغبانون کے
پاس بھیجا کہ اوسکے پھل لے آوین باغبانون نے اوسکے
نوکرون کو پکڑکے ایک کو پیٹا اور ایک کو مار ڈالا